بسم اللہ الرحمن الرحیم

وسیلہ

بحوالہ
قرآن شریف
بخاری شریف
مسلم شریف
ترمذی شریف
بیہقی شریف
طبرانی شریف
حاکم ۔ ابو نعیم
وغیرہ وغیرہ

مرتبہ: حضرت مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری مجددی
خطیب مسجد سنی پورہ کنگمنوے سکندرآباد.

فرمائش
حضرت الحاج غلام دستگیر صاحب مدینہ کیاپ مارٹ
اینڈ ٹراولنگ گوڈس نیا پل روڈ حیدرآباد فون: 528743

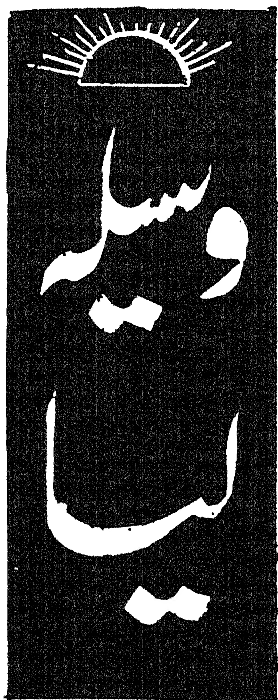
مجلس انتظامی مسجد سنی پورہ سکندرآباد ۳

ھدیہ: 3=00

297.6
SHA

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

- انبیا علیہم السلام نے
- امم سابقہ نے
- صحابہ کرام نے
- تابعین نے
- تبع تابعین نے
- علمائے حق نے
- بزرگان دین نے
- مفسرین و محدثین نے



جمیع اہل محشر
جمیع انبیاء علیہم السلام
قیامت میں وسیلہ
لیں گے۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا وسیلہ لینے کی تلقین فرمائی۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

مل نہیں سکتا خدا اُن کا وسیلہ چھوڑ کر
کیسے چڑھ سکتے ہو چھت پر چھت کا زینہ چھوڑ کر

وسیلہ

حضرت آدم علیہ السلام نے وسیلہ لیا

فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ‌ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ ۵ (سورہ بقرۃ۔ ۳۷)

ترجمہ: پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی ص ۶۷ بے شک وہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تفسیر: ص ۶۷۔ حضرت آدم علیہ السلام زمین پر آنے کے بعد ۳ سو برس تک حیا سے آسمان کی طرف سر نہ اُٹھائے اور اس قدر روئے کہ تمام اہل زمین کے آنسوؤں سے بڑھ گئے (خازن) تفسیر نعیمی ص ۱۰

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت

طبرانی، حاکم ابونعیم اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ

مرفوعاً روایت کی ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام پر عتاب ہوا آپ فکر توبہ میں حیران تھے اس پریشانی کے عالم میں یاد آیا کہ وقت پیدائش میں نے سر اٹھا کر دیکھا تھا کہ عرش پر لکھا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں سمجھا تھا کہ بارگاہِ الٰہی میں وہ رتبہ کسی کو میسّر نہیں جو حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کا نام اپنے نام اقدس کے ساتھ عرش پر مکتوب فرمایا ہے لہذا آپ نے اپنی دعا میں ربنا ظلمنا الاخر کے ساتھ یہ عرض کیا اَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ تَغْفِرْلِیْ۔ ابن منذر کی روایت میں یہ کلمے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِجَاہِ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَکَرَامَتِہٖ عَلَیْکَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ خَطِیْئَتِیْ۔

وسیلہ سے مغفرت ہوگئی

مطلب: یارب میں تجھ سے تیرے بندۂ خاص (حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جاہ و مرتبت کے طفیل میں اور اس کرامت کے صدقہ میں جو انھیں تیرے دربار میں حاصل ہے مغفرت چاہتا ہوں ۔ اور دعا کرنی

تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی مغفرت فرمائی (تفسیر نعیمی ص۱۲)

(مسئلہ) اس روایت سے ثابت ہے کہ مقبولانِ بارگاہ کے **وسیلہ** سے دعا بحق فلاں اور بجاہ فلاں کہکر مانگنا جائز اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے (بحوالہ تفسیر نعیمی ص۱۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت

عَنْ عُمَرَ ابْنِ خَطَّابٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وَآلہٖ وسلم لَمَّا اَذْنَبَ اٰدَمُ الذَّنْبَ الَّذِیْ اَذْنَبَہٗ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اِلَّا غَفَرْتَ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ مَنْ مُحَمَّدٌ فَقَالَ تَبَارَکَ اسْمُکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ رَفَعْتُ رَاْسِیْ اِلٰی عَرْشِکَ فَاِذَا فِیْہِ مَکْتُوْبٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللہ فَعَلِمْتُ اَنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ اَعْظَمُ عِنْدَکَ قَدْرًا مِمَّنْ جَعَلْتَ اِسْمَہٗ مَعَ اِسْمِکَ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ یَا اٰدَمُ اِنَّہٗ اٰخِرُ النَّبِیِّیْنَ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ وَلَا ھُوَ مَا خَلَقْتُکَ ۵

(اخرجہ طبرانی فی الصغیر والحاکم ابونعیم

وَالبیہقی کلاہما فی الدلائل وابن عساکر فی الدر وفی مجمع الزوائد رواہ الطبرانی فی الاوسط والصغیر وغیرہم) (فضائل حج ص۹۴، ص۹۵)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ۔

وسیلہ سے توبہ قبول ہوگئی!

حضرت آدم علیہ السلام سے جب وہ بھول (خطا) صادر ہوئی (جس کی وجہ جنت سے دنیا میں بھیج دیئے گئے) تو ہر وقت روتے تھے اور دعا اور استغفار کرتے رہتے تھے۔ آپؑ نے ایک مرتبہ آسمان کی طرف منہ کیا اور عرض کیا۔

یا اللہ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے وسیلہ سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں۔ وحی نازل ہوئی کہ محمد کون ہیں؟ (اس پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ تمکو کیسے پتہ چلا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی ہیں) جن کے واسطے وسیلہ سے تم نے استغفار کی عرض کیا جب تونے مجھے پیدا کیا تھا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تو میں سمجھ گیا تھا کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اونچی

ہستی کوئی نہیں ہے جن کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا
وحی نازل ہوئی کہ وہ خاتم النبین ہیں اور تمہاری اولاد میں سے
ہیں لیکن وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کئے جاتے۔
(بحوالہ۔ طبرانی۔ حاکم۔ ابونعیم۔ بیہقی۔ ابن عساکر۔ فضائل ج صـ ۹۴/۹۵
تفسیر ضیاء القرآن حصہ اول صـ ۵۔ تفسیر عزیزی صـ ۱۱۶ ج ۱)

امم سابقہ نے وسیلہ لیا
قرآن شریف

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ۚ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورۃ البقرۃ آیت ۸۹)

ترجمہ: جب اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی وہ کتاب (قرآن شریف) آئی
جو اُن کے ساتھ والی کتاب (توریت) کی تصدیق فرمائی صـ ۱۵۰ اور
اُس سے پہلے وہ اس نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔
صـ ۱۵۱ تو جب تشریف لایا اُن کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر
ہو بیٹھے صـ ۱۵۲ تو اللہ تعالیٰ کی لعنت منکروں پر۔

تفسیر:۔ ۱۵۰۔ سید انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور قرآن
کریم کے نزول سے قبل یہود اپنے حاجات کے لئے حضور (صلی اللہ
علیہ وسلم) کے نام پاک کے وسیلہ سے دعا کرتے اور کامیاب ہوتے

تھے۔ اس طرح وہ دعا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا وَانْصُرْنَا بِالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

ترجمہ: یارب! ہمیں نبی امی کے صدقے میں فتح و نصرت عطا فرما۔ تفسیر نعیمی ص۲۱۔

تفسیر حقانی الٰہی ہمکو برکت نبی آخر الزماں محمد کے اور برکت قرآن کے ہمارے دشمنوں پر فتحیاب کر۔ مولانا ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی۔

(رواہ الحاکم بیہقی ص۲۲۶)

تفسیر ضیاء القرآن اے اللہ! ہم تجھے تیرے اس نبی کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں جس کی بعثت کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے آج ہمیں دشمنوں پر فتح دیدے تو حضور پر نور (صلی اللہ علیہ و آلہ سلم) کے صدقے اللہ تعالیٰ انھیں فتح دیتا ص۷۴ (بحوالہ روح المعانی۔ القرطبی وغیرہ) (حضرت پیر محمد کرم شاہ ایم۔اے (الازہر)

مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ مقبولانِ حق کے وسیلے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ یہہ بھی معلوم ہوا کہ حضور سے قبل جہاں میں حضور کی تشریف آوری کا شہرہ تھا اس وقت بھی حضور کے وسیلہ سے خلق کی حاجت روائی ہوتی تھی۔ تفسیر نعیمی ص۲۱

تفسیر ص۱۵۲۔ یہ انکار وعناد و حسد اور حُبّ ریاست کی وجہ تھا۔ (نعیمی ص۲۱)

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی ص۲۰ قرآن اُترنے سے پہلے جب یہودی کافروں سے

مغلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ "ہم کو نبی آخر الزماں اور اُن پر جو کتاب نازل ہوگی اُن کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما" جب حضور پیدا ہوئے اور سب نشانیاں بھی دیکھ چکے تو منکر ہو گئے اور ملعون ہوئے۔ بحوالہ ترجمہ و تفسیر شیخ الہند مولانا محمود حسین دیوبندی ص ۱۷۔

موضح القرآن شاہ عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	ص۴ جب غلبہ کافروں کا دیکھتے تو دعا مانگتے کہ نبی آخر الزماں شتاب پیدا ہو۔ جب پیدا ہوئے تو منکر ہوئے ص ۱۶

وسیلہ قرآن میں

وسیلہ: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۝

(سورۃ المائدہ ۔ آیت ۔ ۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو (تلاش کرو) ص۹۶ اور اُس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

تفسیر: ص ۹۶ جس کی بدولت تمہیں اُس کا قرب حاصل ہو۔

تفسیر حقانی: وسیلہ ہر قسم کے اچھے کام ہیں اور قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور بزرگانِ دین بھی خدائے تعالیٰ کی طرف وسیلہ ہیں ص ۲۷۱

تفسیر ضیاء القرآن: مرشدِ کامل بھی وسیلہ ہے ص ۴۶۶ جلد اول

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۚ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا ۝

سورۂ بنی اسرائیل آیت (۵۷)

ترجمہ: وہ مقبول بندے جنھیں یہ کافر پوجتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے ص ۱۱۹ اس کی رحمت کی اُمید رکھتے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تمہارے رب کا عذاب ڈر کی چیز ہے۔

تفسیر: ص ۱۱۸۔ جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت عزیر علیہ السلام اور ملائکہ علیہم السلام وغیرہ (نعیمی)

شانِ نزول : حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت ایک جماعتِ عرب کے حق میں نازل ہوئی جو جنات کے ایک گروہ کو پوجتے تھے وہ جنات اسلام لے آئے اور اُن کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور انھیں عار دلائی (نعیمی)

ص۱۱۹ تا کہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو **وسیلہ** بنائیں (نعیمی)۔ **مسئلہ** اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں **وسیلہ بنانا** جائز اور اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا یہی طریقہ ہے۔ (تفسیر نعیمی ص۱۷۴)

تفسیر شیخ الہند مولانا محمود حسین دیوبندی

ص۹ اُن (اللہ کے بندوں) میں جو زیادہ مقرب ہیں وہ ہی زیادہ قرب الٰہی کے طالب رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ کسی سب سے زیادہ مقرب بندے کی دعا وغیرہ کو حصولِ قرب کا وسیلہ بنائیں۔

توسل اور تعبد میں فرق ظاہر ہے پھر توسل بھی اُسی حد تک مشروع ہے جہاں تک شریعت نے اجازت دی۔

(ترجمہ تفسیر شیخ الہند ص۳۷۲)

موضح القرآن یعنی جن کو کافر پوجتے ہیں وہ آپ ہی اللہ کی جناب میں وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ جو بندہ بہت نزدیک ہو

اسی کا وسیلہ پکڑیں اور وسیلہ سب کا پیغمبر ہیں۔ آخرت میں ان ہی کی شفاعت ہوگی۔

وسیلہ
مغفرت۔ شفاعت اور حاجت روائی کا ذریعہ ہے۔
قرآن شریف

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝
(سورۃ النساء آیت (۶۴))

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں صـ۱۷۶ تو اے محبوب! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول اُن کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں۔ صـ۱۷۷ تفسیر صـ۱۶۷: معصیت و نافرمانی کرکے۔ تفسیر: صـ۱۷۷ اس سے معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا **وسیلہ** اور آپ کی شفاعت کاربرآری کا ذریعہ ہے۔
تفسیرِ نعیمی صـ۱۲۹۔

بعد وصال بھی وسیلہ لیا گیا

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضہ شریفہ کی خاک اپنے سر پر ڈالی اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! جو آپ نے فرمایا ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اسمیں یہ آیت بھی ہے **وَلَوْ اَنَّهُمْ**

اِذْ ظَّلَمُوْٓا میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیا میں آپ کے حضور میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا تو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کروا دیئے۔
اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی (تفسیر نعیمی ص ۱۲۹)

تفسیر ضیاء القرآن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اعرابی قبر شریف آکر فریاد کرنے لگا تو قبر شریف سے یہ آواز آئی فنودی من القبر انہ قد غفر لك (القرطبی ص ۲۶۰)

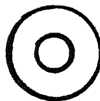
اس سے چند مسائل معلوم ہوئے کہ۔

مسئلہ: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض حاجت کے لئے اس کے مقبولوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔

مسئلہ: مقبولان حق مدد فرماتے ہیں ان کی دعا سے حاجت روائی ہوتی ہے۔

مسئلہ: قبر پر حاجت کے لئے جانا بھی جاءوک میں داخل اور خیر القرون کا معمول ہے۔

مسئلہ: بعد وفات مقبولانِ حق کو یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے (تفسیر نعیمی ص ۱۲۹)



دربار نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں وسیلہ کی تعلیم

حدیث شریف حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں ایک نابینا صحابی آئے اور بینائی کے لئے دعا کی درخواست کی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کہو تو میں دعا کروں لیکن اگر تم صبر کرو تو زیادہ بہتر ہے. انھوں نے دعا کی درخواست کی تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان سے فرمایا. پہلے اچھی طرح وضو کرو پھر دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھو اس کے بعد یہ دعا پڑھو.

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ لِتَقْضِیَ لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ۔

ترجمہ: یا اللہ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نبی جو رحمت کے نبی ہیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے واسطے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں.

یا محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کے طفیل اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو جائے۔

یا اللہ! حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سفارش میرے حق میں قبول فرما۔

ترمذی اور بیہقی نے اس حدیث کو صحیح بتایا ہے اور بیہقی کی روایت میں اس کے آگے یہہ بھی ہے کہ اس دعا کے پڑھتے کے بعد وہ صحابی بینا ہو گئے۔ (بحوالہ فضائل ج ص۱۱۵ ص۱۱۶)

دعوتِ غور

دعائیں
واسطہ
وسیلہ
طفیل
یا محمد
یا اللہ
کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

حضرت علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس قصہ میں عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ، کے فہم سے استدلال ہے کہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے (دنا) یعنی انہوں نے اس قصہ کو ان نابینا صحابی کے ساتھ مخصوص نہیں سمجھا بلکہ ہر شخص کے لیے اس دعا سے توسل کو عام سمجھا (بحوالہ فضائل ج ص۱۳۸)

جہاد میں وسیلہ لیکر فتح حاصل کریں گے

دربار رسالت کی پیشین گوئی (حدیث)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ

ایسا آئیوالا ہے کہ لوگ آپس میں جہاد کریں گے اور اُن سے پوچھا جائیگا
کہ تم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحبت یافتہ ہے اُسکو
جواب دیا جائے گا کہ ہے تو اُس کے ذریعہ (وسیلہ) سے دعا مانگی
جائے گی تو اُسی کی فتح ہوگی پھر اور ایک زمانہ آئیگا کہ اس میں پوچھا
جائیگا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صحابہ کی صحبت حاصل کی ہو جواب دیا جائے گا کہ ہے
تو اُس کے ہاتھ پر فتح ہوگی۔

پھر ایک زمانہ آئے گا کہ اس میں پوچھا جائے گا کہ تم میں سے
کوئی ایسا شخص ہے جسنے صحابہ کے دیکھنے والوں کو بھی دیکھا ہو
جواب دیا جائے گا ہے تو اُس کے طفیل میں فتح ہوگی۔
(بحوالہ تجرید بخاری شریف باب - ۵۷ - کتاب الجہاد حدیث ۱۲۰۱
ص ۲۴۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور کے چچا کا وسیلہ لیا

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ، سے
روایت ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا
ہوجاتے تھے تو حضرت عباس ابن
عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے طفیل
سے بارش طلب کیا کرتے تھے اور کہتے تھے۔
الٰہی! ہم تیرے پاس اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
وسیلہ لاتے ہیں ہم کو بارش دیتا تھا اب تیرے پاس
اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ لاتے ہیں ہم کو بارش

عطا فرما پس بارش ہو جاتی تھی۔

(تجرید بخاری شریف باب۔۱۴ کتاب الوتر۔ حدیث ۵۲۲ ص ۱۲۴)

ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وسیلہ کی عجیب تلقین

حضرت ابو الجوزا رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ والے قحط میں مبتلا کئے گئے انہوں نے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

تم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جاؤ اور حجرۂ قبر کی چھت میں کئی روشندان کھول دو کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی حجاب باقی نہ رہے۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ گھاس اُگ آئی اور اونٹ فربہ ہو گئے یعنی زیادہ چرنے سے اونٹوں کا پیٹ اور دونوں پہلو پھول گئے اور اس سال کا نام سالِ فتق رکھا گیا (یعنی ارزانی کا سال)

(بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم حدیث ۵۶۶۸ دارمی شریف)

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور وسیلہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم کی شانِ عالی میں قصیدہ تحریر فرمایا ہے جسمیں

انبیاء علیہم السلام کے وسیلہ لیکر دربارِ الٰہی میں دعائیں کرنیکا تذکرہ ہے اس عربی قصیدہ کا نام "رحمۃ الرحمان" رکھا ہے

قارئین کرام کی تشفی کے لئے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے وسیلہ لیا

اَنْتَ الَّذِیْ لَمَّا تَوَسَّلَ اٰدَمُ
مِنْ زَلَّۃٍ بِکَ فَازَ وَھُوَ اَبَاکَ

ترجمہ: آپؐ وہ ہیں آدم علیہ السلام نے جب اپنے گناہ بخشانے میں آپؐ کے رتبہ برتر کا وسیلہ لیا تو اُن کی خطا معاف ہوگئی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے وسیلہ لیا

وَبِکَ الْخَلِیْلُ دَعَا فَعَادَتْ نَارُہٗ
بَرْدًا وَّقَدْ خَمَدَتْ بِنُوْرِ سَنَاکَ

ترجمہ: تو آپؐ کے وسیلہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی تو آپ کے نور کی برکت سے جو اُن کی پیشانی میں تھا آگ بجھ کر سرد ہوگی۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے وسیلہ لیا

وَدَعَاکَ اَیُّوْبُ لِضُرٍّ مَسَّہٗ
فَاُزِیْلَ عَنْہُ الضُّرُّ حِیْنَ دَعَاکَ

ترجمہ: حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی بیماری و تکلیف میں آپؐ کے وسیلہ سے دعا کی تو ان کی بیماری دفع ہوگئی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وسیلہ لیا

وَكَذَالِكَ مُوسٰى لَمْ يَزَلْ
مُتَوَسِّلًا بِكَ فِى الْقِيٰمَةِ
مُحْتَمِىْ بِحِمَاكَ.

ترجمہ: اور ایسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام جو اولی العزم پیغمبر تھے اپنے معاملات ہمیشہ آپ ہی کا وسیلہ پکڑا تے رہے اور قیامت میں بھی آپ ہی کی حمایت لیں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وسیلہ لیا

وَبِكَ الْمَسِيْحُ اَتٰى بَشِيْرًا مُخْبِرًا
بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحًا لِّعُلَاكَ

ترجمہ: اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور پر نور کی بشارت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیۂ جمال اور علو شان کو بیان کیا

حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے وسیلہ لیا

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ
لِاَبِىْ حَنِيْفَةَ فِى الْاَنَامِ سِوَاكَ

ترجمہ: میں دل سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض شفاعت کا امیدوار ہوں آرزومند ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا مجھ بیچارے ابو حنیفہ کا جہان میں کوئی ذریعہ (وسیلہ) نہیں ہے۔

(بحوالہ رحمۃ الرحمان۔ قصیدۃ النعمان ص مطبوعہ دھلی)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی

وسیلہ کی تلقین

حضرت امام مالک نے وسیلہ کی تفصیلی تلقین فرمائی

خلفائے عباسیہ میں سے منصور عباسی نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ متوفی سنہ ۱۷۹ھ دریافت کیا کہ دعا کے وقت ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چہرہ کروں یا قبلہ کی طرف تو حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے منہ ہٹانے کا کیا محل ہے۔ جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرا بھی **وسیلہ** ہیں اور تیرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کا بھی وسیلہ ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منہ کر کے شفاعت چاہو اللہ تعالیٰ جل شانہ اُن کی شفاعت قبول کرے گا (فضائل حج ص ۱۱۴)

علامہ زرقانی، علامہ قاضی عیاض، علامہ قسطلانی نے وسیلہ کی تاکید فرمائی۔

علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس قصہ کو حضرت قاضی عیاض

رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۷۴۵ھ نے معتبر اساتذہ سے نقل کیا ہے
اس کا انکار کرنا جراءت ہے (شرح مواہب) فضائل ص ۱۱۵

زائرین کو وسیلہ کی تاکید

حضرت العلامہ قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۲۳ھ نے مواہب میں لکھا ہے کہ زائرین کو چاہیئے کہ بہت کثرت سے دعائیں مانگیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا **وسیلہ** پکڑیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت چاہیں اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ایسی ہی ہے کہ جب آن کے ذریعہ (وسیلہ) سے شفاعت چاہی جائے تو حق تعالیٰ شانہٗ قبول فرمادیں فضائل ص ۱۱۵

علامہ خلیل مالکی ابن ہمام نے بھی وسیلہ کی تاکید فرمائی

علامہ زرقانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ علامہ خلیل مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے فتح القدیر میں لکھا ہے اور اس سے حضرات قدس سرہٗ نے زبدۃ میں نقل کیا ہے کہ سلام کے بعد پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور یہ الفاظ کہے۔ یارسول اللہ! أسألك الشفاعة والتوسل بك إلى الله في أن أموت مسلماً على ملتك وسنتك۔

ترجمہ: یارسول اللہ! میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں اور آپ کے وسیلہ سے مانگتا ہوں کہ میری موت آپ کے دین اور آپ کی سنت پر ہو۔ فضائل ص ۱۱۵

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے وسیلہ کی ہدایت فرمائی

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مناسک میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام کے بعد لکھا ہے کہ پھر پہلی جگہ یعنی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے آئے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے اپنے لئے دعا کرے۔ فضائل ص ۱۱۵

حضرت ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے وسیلہ کی ہدایت فرمائی

حضرت امام ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ توسل کرنا سلف صالح کا طریقہ رہا ہے۔ انبیاء کرام اور اولیاء اللہ نے بھی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کی فضائل ص ۱۱۵

وَسِیْلَتُنَا اِلَی اللّٰہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

وسیلہ لیکر بامراد ہوئے

وسیلہ لیکر اللہ تعالیٰ کو پکار کر بامراد ہو گئے

حضرت میمون بن اصبغ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں بغداد میں تھا میں نے ایک آواز چلاتے کی سنی میں نے پوچھا یہ آواز کیسی ؟ تو لوگوں نے بیان کیا حضرت احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا امتحان کیا جا رہا ہے میں وہاں گیا۔ جب اُن کو کئی کوڑے مارے گئے۔ اسوقت امام احمد کا ازاربند ایک کپڑے کی کنی تھا وہ کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا تو اُن کا پاجامہ زیر ناف ہو گیا تو امام صاحب نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا

اے اللہ! میں آپ سے آپ کے اس نام کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں جس سے آپ نے عرش کو پُر کر دیا کہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں صحیح راستے پر ہوں تو آپ میرا پردہ فاش نہ کریں۔

الحمد للہ کہ اس دعا کیساتھ اُن کا پاجامہ اوپر کو ہو گیا اور نیچے نہیں گرا۔ (بحوالہ مشکوۃ المصابیح باب اکمال فی اسماء الرجال سلسلہ نمبر (۱۰۱۳) ص ۵۹۹۔

قبل ظہور رسالت اہل مکہ ہمارے نبی کا وسیلہ لیکر بامراد ہوئے!

سعودی (نجدی) عالم کا کھلا اعلان! وسیلہ سے دعا قبول ہوتی ہے

وقد إخرج ابن عساکر عن جلهمة عبرفطة قال: قدمت مکه وهم فی قحط، فقالت قریش یا ابا طالب! أقحط الوادی واجدب العیال فهلم فاستسق فخرج ابوطالب ومعه غلام کانه شمس دجن تجلت عنه سحابة قتما حوله أغیامة فأخذه ابوطالب فالصق ظهره بالکعبة ولاذ با صبعه الغلام وما فی السماء قزعة، فأقبل السحاب من هاهنا وهاهنا واغدق واغدودق، وانفجر الوادی واخصب النادی والبادی وفی ذالک یقول ابوطالب: ؎ وأبیض یستسقی الغمام بوجهه.

ثمال الیتامی عصمة للأرامل

صفحہ ۱۳۳)

یہ شعر حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اکثر پڑھا کرتے تھے (تجرید بخاری

ترجمہ: ابن عساکر جلحمہ بن عرفہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عرفہ نے کہا کہ میں مکہ کو آیا اور اہل مکہ قحط زدہ تھے۔ قریش نے کہا اے ابوطالب! وادئ مکہ میں قحط پڑا ہوا ہے بال بچے سب قحط زدہ ہو گئے ہیں۔ آپ آکر بارش کے لئے دعا فرمائیے۔

ابوطالب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لیکر نکلے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چھوٹے تھے۔ گویا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تاریکی میں سورج کی طرح چمک رہے تھے۔ نہایت کالا بادل تھا جو چھٹ گیا ہو۔ ابوطالب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو لیکر اپنی پیٹھ کعبہ کو چمٹا دیئے اور صاحبزادے آپ کی انگلی پکڑے ہوئے تھے اور اس وقت آسمان میں ابر کا ٹکڑا نہیں تھا پس بادل ادھر ادھر سے اٹھنا شروع ہوا اور برسنے لگا خوب برسا وادی بہنے لگی شہر اور جنگل سب ہرے سر سبز ہو گئے اس شعر میں ابوطالب یہی بات کہہ رہے ہیں۔

آج K.S.A میں
یہ کتاب داخلِ نصاب ہے
مختصر سیرۃ الرسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مولفہ: الشیخ عبداللہ
ابن بانی فرقہ وہابیہ۔
ابن الشیخ محمد
بانی فرقہ وہابیہ
ابن الشیخ عبدالوہاب
والد بانی فرقہ وہابیہ۔

قیامت میں

وسیلہ کی تلاش!

اہل محشر وسیلہ کی تلاش میں

تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی مجبوریوں کی وجہ سے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب اور پریشان ہوں گے اور حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کریں گے۔ اپنے پروردگار سے ہماری سفارش فرمادیجئے۔ وہ کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خدا کے دوست ہیں۔

چنانچہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے مجھ سے شفاعت کی لیاقت اور قدرت نہیں ہے۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں شفاعت کے قابل نہیں ہوں

وسیلہ بننے سے انکار کریں گے

تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خدا کے روح اور خدا کے کلمہ ہیں۔
چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور کہیں گے مجھ میں شفاعت کی قوت نہیں ہے۔ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وسیلہ بن کر شفاعت فرمائیں گے

چنانچہ وہ میرے پاس آئیں گے میں کہوں گا میں اس شفاعت کا اہل ہوں (اور تمہاری سفارش کروں گا) پھر میں خداوند تعالیٰ کے حضور میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا اللہ تعالیٰ مجھے اجازت مرحمت فرمائیں گے۔ اور میرے دل میں اپنی حمد و ثناء کے الفاظ ڈالیگا میں ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کروں گا۔ (وہ الفاظ اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں) میں ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کروں گا

اور سجدہ میں گر پڑوں گا پھر مجھ سے کہا جائے گا۔
محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو جو کچھ کہنا چاہتے ہو۔ میں سنوں گا۔ مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو دیا جائے گا۔ شفاعت کرو۔ شفاعت قبول کی جائے گی۔

آپ کے وسیلہ سے شفاعت نصیب ہوگی

اور میں عرض کروں گا۔
اے پروردگار ! میری امت کو بخش دے۔
اے پروردگار !! میری امت کو بخش دے۔
اے پروردگار !!! میری امت کو بخش دے۔
اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ دوزخ سے ان لوگوں کو نکال لو جن کے دل میں جو برابر بھی ایمان ہو میں جاؤں گا اور پروردگار کے حکم کے مطابق عمل کروں گا

(الحدیث بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح ج-۲- حدیث ۵۳۰۷ - بخاری شریف و مسلم شریف)

عجب نہیں تیری خاطر سے تیری امت کے
گناہ ہو دیں قیامت کو طاعتوں میں شمار
بکیں گے آپ کی امت کے جرم ایسے گران
کہ لاکھوں مغفرتیں کم سے کم یہ ہوں گی نثار
جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ
تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار

مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند (یوپی)
بحوالہ فضائل درود شریف صـ ۱۱۵

قیامت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا

وسیلہ لینے کیلئے تمام انبیاء جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں گے

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں گا اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میرے ہاتھ میں (قیامت کے دن) حمد کا نیزہ ہوگا۔ قیامت کے دن آدم علیہ السلام اور ان کے سوا تمام ہی دوسرے پیغمبر میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔ ... (الحدیث)

(مشکواۃ المصابیح ج-۲- حدیث ۵۴۸۲ ترمذی شریف)

بخاری شریف میں اس ہرے جھنڈے کا نام لِوَاءُ الحَمْد ہے۔

قیامت کے دن ۔ دربارِ الٰہی میں

بے مثال وسیلہ

تمام انبیاء کے

- افسر
- حاکم
- سردار
- امام
- خطیب
- شفیع

بنکر شفاعت فرمائیں گے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن نبیوں اور رسولوں کا افسر، سردار، امام اور خطیب ہوں گا۔ تمام انبیا و رسل قیامت میں یا جنت میں داخل ہونے میں میرے پیچھے پیچھے ہوں گے میں اُن کی سفارش (**شفاعت**) کروں گا اور میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔

(بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح جلد دوم فضائل سید المرسلین فصل دوم) (حدیث ۵۴۸۵ - ۵۴۸۹ - دارمی شریف)

ع مل نہیں سکتا خدا اُن کا وسیلہ چھوڑ کر
کیسے چڑھ سکتے چھت پر چھت کا زینہ چھوڑ کر

حضرت جامی رحمۃ اللہ علیہ

مشہور عاشق رسول حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے وسیلہ لیا۔

زمہجوری برآمد جان عالم
ترحم یا نبی اللہ ترحم

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق کائنات عالم کا ذرہ ذرہ جان بلب ہے اور دم توڑ رہا ہے۔ یارسول اللہ! نگاہ کرم فرمائیے یا ختم المرسلین رحم فرمائیے۔ (بحوالہ مثنوی جامی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت سعدی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت الشیخ مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے وسیلہ اختیار کیا۔

الٰہی گر تو سعدی را برانی
شفیع آرد روان مصطفیٰ را

ترجمہ یا اللہ: اگر تو حشر میں سعدی کو اپنے دربار سے نکالدے گا تو میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ (سفارش) لیکر حاضر ہو جاؤنگا۔
(کلام سعدیؒ)

4-93

بانی دارالعلوم دیوبند نے وسیلہ لیا

فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانیٔ احمد
زمین پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار

ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سبکو چھوڑ
کہاں کا سبزہ، کہاں کا چمن، کہاں کی بہار

برا ہوں، بد ہوں، گنہگار ہوں پہ تیرا ہوں
تیرا کہیں ہیں مجھے گو کہ ہوں میں نابہنجار

اڑا کے باد میری مشتِ خاک کو پس مرگ
کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار

ولے یہ رتبہ کہاں مشتِ خاکِ قاسم کا
کہ جائے کوچۂ اطہر میں تیرے بن کے غبار

تیرے بھروسے پہ رکھتا ہے عزہٗ طاعت
گناہ قاسم برگشتہ بخت بد اطوار — قاسم

بحوالہ فضائل درود شریف از مولانا زکریا صفحہ ۱۱۶ تا ۱۱۹

قول فیصل:

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور اولیاء اللہ کا حیات میں اور بعد حیات وسیلہ لیکر دعا کرنا جائز ہے اور وسیلۂ نیک اعمال بھی لیکر دعا کرنا جائز ہے۔